بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | بدھ ۴ شعبان ۱۴۰۳ھ ۱۸ ہجرت ۱۳۶۲ھش ۱۸ مئی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ : ۱۷ ہجرت / مئی ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

کل شام بلڈ پریشر میں معمولی کمی ہوئی ہے ورنہ عام طبیعت بدستور خراب چلی آرہی ہے ۔ کمزوری ہے جسم میں درد ہے ۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین ۔

مکرم میر عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ شیخوپورہ ابن مکرم میر عبدالرحیم صاحب دارالیمن ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ طاہرہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم فتح محمد خان صاحب دارالنصر غربی ربوہ بتاریخ ۶ مئی ۱۹۸۳ء مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور دعا کرائی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت نکاح کے دوران تشریف فرما رہے اور دعا میں شرکت فرمائی ۔ اگلے روز ۷ مئی کو شام ساڑھے پانچ بجے تقریب رخصتانہ برمکان فتح محمد خان صاحب عمل میں آئی ۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب نے کی اور نظم مکرم منظور احمد صاحب سدھن نے پڑھی ۔ بعد ازاں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے دعا کرائی ۔ حضرت سیدہ ام المتین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا نے بھی ازراہ

باقی صفحہ پر

سپین کے دارالحکومت میڈرڈ میں جماعت احمدیہ کا پہلا پبلک جلسہ

مسجد بشارت کے افتتاح کے بعد سپین میں تبلیغ اسلام کے ایک نئے دور کا آغاز

مسجد بشارت کی تعمیر کے بعد بفضلہ تعالیٰ سپین میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے ۔ وہ ملک جس سے بزعم خویش اسلام کو جلاوطن کیا تھا ۔ آج اس ملک کے باشندے اسلام کے مبلغین کی آواز پر کان دھر رہے ہیں ۔

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۲ اپریل کو میڈرڈ کے ایک ہال میں تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا ۔ اس جلسہ کیلئے پوسٹر بھی شائع کئے گئے ۔ ہم اللہ کے اس فضل پر خوش تھے کہ کھلم کھلا آج میڈرڈ میں اسلام اور احمدیت کا تعارف کروایا جائے گا ۔ اتفاق سے اس روز موسلا دھار بارش شروع ہوگئی ۔ اس کے باوجود ستر افراد جلسہ میں حاضر ہوئے ۔ مکرم میر محمود احمد صاحب امام مسجد بشارت معہ صاحبزادی امۃ المتین اور بچی عائشہ کے شریک جلسہ ہوئے ۔ مکرم عبدالستار خان صاحب قرطبہ سے آئے ۔ ہسپانوی احمدی احباب کیساتھ زیر تبلیغ ہسپانوی احباب بھی تشریف لائے ۔ محترم میر صاحب نے جو صدر جلسہ تھے اسلام کا تعارف اور اس کی تعلیم پر سیر حاصل تقریر فرمائی ۔ مولوی عبدالستار صاحب نے احمدیت کے تعارف پر تقریر کی ۔ جلسہ کے بعد سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا جس میں خاص طور پر اسلام میں عورت کے مقام کے بارہ میں سوالات تھے ۔

جلسہ میں شامل ہونیوالوں کو مسجد بشارت کے فوٹو اور ضروری لٹریچر بھی دیا گیا ۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

اسلامی دنیا کی بقاء کیلئے سائنس ناگزیر ہے : ڈاکٹر سلام

اسلام آباد ، ۱۲ مئی ۔ مشہور ماہر طبیعات اور نوبل انعام یافتہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے آج یہاں کہا ہے کہ ٹیکنالوجی کو سائنس سے نہ تو علیحدہ کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو سائنس سے علیحدہ کرکے اس پر غور کیا جاسکتا ہے ٹیکنالوجی کی بیشتر ترقی خالص سائنسی دریافتوں کے ذریعے عمل میں آتی رہی ہے سائنس اور ٹیکنالوجی کا یہ باہمی رابطہ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ۔ یہ باتیں انہوں نے اسلامی کانفرنس کی سائنس اور ٹیکنالوجی کے بارے میں سٹینڈنگ کمیٹی کے مکمل اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہیں ۔

انہوں نے کہا کہ مسلم سائنسدان آج بھی صلاحیتوں سے مالا مال ہیں مگر ان کی حکومتیں ان کو وہ سہولتیں نہیں دیتیں جو ترقی یافتہ ممالک دیتے ہیں انہوں نے ایک نوجوان لبنانی سائنسدان ڈاکٹر شمس الدین کا ذکر کیا جن کو ان کے ملک میں مناسب مقام نہیں ملا ۔ اسی طرح دیگر مسلم ممالک بھی سائنسدانوں کی پشت پناہی کرنے کا خیال نہیں رکھتے پروفیسر عبدالسلام نے کہا کہ ڈاکٹر شمس الدین ایک نہایت اہم مسئلے پر کام کر رہے ہیں اور امید ہے کہ وہ کوئی زبردست دریافت کریں گے ۔

انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ مسلم ممالک کو اس مسئلے پر آپس میں زیادہ مربوط کردار ادا کرنا چاہیئے اور سائنس کو اپنی بقا کے لئے لازمی اور ناگزیر سمجھنا چاہیئے ۔

انہوں نے اس پر خوشی کا اظہار کیا کہ مسلم دنیا نے پہلی بار سائنس کی ترقی کے لئے سیاسی سطح پر قدم آگے بڑھایا ہے انہوں نے کہا کہ یہ سلسلہ اب اور آگے بڑھنا چاہیئے ۔

(بحوالہ روزنامہ وفاق پاکستان ٹائمز لاہور ۱۳ مئی ۱۹۸۳ء صفحہ ۱ کالم ۵)

ہمبرگ میں جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کا جلسہ سالانہ

مکرم عبدالباسط صاحب طارق مرکزی مبلغ جرمنی نے جلسہ سالانہ منعقدہ جرمنی کی جو رپورٹ بھجوائی ہے اس کا ملخص درج ذیل ہے ۔

امسال یہ جلسہ دو اور تین اپریل کو فرانکفورٹ کے ایک ہال میں منعقد ہوا یہ ہال شہر کے وسط میں واقع ہے ۔

اس جلسہ میں شمولیت کے لئے احباب یکم اپریل بروز جمعہ کو پہنچنا شروع ہوگئے ۔ مغربی جرمنی کے مختلف شہروں سے چھ صد تیس (۶۳۰) افراد نے جلسہ میں شرکت کی ۔

مبلغین سلسلہ میں سے محترم کرم الٰہی صاحب ظفر سپین سے اور انگریز مبلغ اسلام بشیر احمد صاحب آرچرڈ سکاٹ لینڈ سے سوئٹزرلینڈ سے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مع فیملی اور ہالینڈ سے برادر عبداللہ فرہاگن مع فیملی شریک ہوئے ۔

مہمانوں کی رہائش کا انتظام فرانکفورٹ شہر اور اس کی مضافاتی بستیوں میں احمدی گھروں میں تھا مقامی احباب نے مہمانوں کو جلسہ گاہ تک پہنچانے کے لئے اپنی سواریاں وقف کر رکھی تھیں جلسہ کا پہلا اجلاس مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کی صدارت میں دوسرا اجلاس مکرم حیدر علی صاحب ظفر امیر جماعت ہمبرگ کی صدارت میں منعقد ہوا ۔

پہلے اجلاس میں محترم منصور احمد خان (مشنری انچارج مغربی جرمنی) نے جلسہ سالانہ کے قیام کی اغراض ۔ مکرم آرچرڈ صاحب نے "ہماری پیدائش کے مقصد" عبدالباسط صاحب طارق مبلغ سلسلہ نے نظام جماعت کے تعارف" محمد امین صاحب خالد نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" اور عبداللہ واگزہاؤزر نیشنل قائد خدام الاحمدیہ نے" اسلام کے ابتدائی دور کی جنگوں" منور اختر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر مبارک اوسائے صاحب نے "حضرت مسیح کا سفر مشرق" کے عنوان پر تقریر کی ۔

دوسرے روز مکرم اعجاز طارق صاحب مکرم شمس الحق صاحب ۔ مکرم محمد ریاض سیفی ۔ مکرم عبدالرحیم احمد صاحب مکرم محمد شریف صاحب خالد ، مکرم چوہدری ناز احمد صاحب نے بالترتیب ۔ اہمیت نماز ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ۔ ذکر حبیب ۔ اسلامی آداب ۔ سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور خلافت کے عنوان پر تقاریر کیں ۔

تیسرے اجلاس میں ہدایت اللہ صاحب بیولش ۔ حیدر علی صاحب ظفر ۔ مکرم منصور احمد خان اور کرم الٰہی صاحب ظفر نے مغربی سوسائٹی کے مضر اثرات عیسائیت کے موجودہ عقائد اور حضرت مسیح کی حقیقی تعلیمات

باقی صفحہ پر

احمدی طلباء و طالبات ! کیا آپ نے اپنے نتیجہ کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظارت تعلیم کو بھجوا دی ہے ؟

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت : ۵۵ پیسے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۴ شعبان ۱۴۰۳ھ

۱۸ ہجرت ۱۳۶۲ ہش

صبر کا بنیادی خلق اور اس کا اصل مفہوم

ہم قبل ازیں قرآن مجید کی متعدد آیات کی رو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بطور خاص تاکید فرمائی ہے کہ وہ اپنے آپ کو صبر کے وصف سے متصف کریں اور اس کے نتیجہ کے طور پر انہیں یہ باور کرایا ہے کہ صبر کا اجر بہت ہی عظیم ہے۔ حتیٰ کہ صابروں کو بے حساب اجر عطا کیا جاتا ہے۔

اس ضمن میں آج ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ صبر کا ایک عظیم الشان فائدہ یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسان کو مقبول دعاؤں کی توفیق ملتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صبر کی سب سے عظیم الشان برکت ہی یہ ہے کہ صبر کرنے والے کو نہ صرف دعاؤں بلکہ مقبول دعاؤں کی توفیق منجانب اللہ عطا کی جاتی ہے۔ صبر سے کام لینا اور اس کے نتیجہ میں دعائیں کرنا انسان کا اپنا فعل ہے اور ان دعاؤں کو قبول کرنا کلیتہً خدا کا فعل ہے۔ اسی لئے اس نے صابروں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کی دعاؤں کو ضرور قبول کرے گا۔

جہاں تک صبر کے نتیجہ میں دعاؤں کی توفیق ملنے کا تعلق ہے وہ اس امر سے ہی ظاہر ہے کہ دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا خود صبر کے مفہوم میں شامل ہے۔ صبر اس وقت تک متحقق نہیں ہوتا جب تک کہ انسان پورے عزم و ہمت کے ساتھ مشکلات و مصائب کا مقابلہ کرنے کے دوران دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے اس کی مدد و نصرت کا طالب نہ ہو۔ جہاں تک صبر کے معانی اور مفہوم کا تعلق ہے۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ صبر کے معنی صرف مصیبت پر شکوہ نہ کرنا اور اسے خاموشی سے برداشت کرنا ہی نہیں ہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ انسان زبان پر شکوہ لائے بغیر استقلال اور جرأت و دلیری کے ساتھ اس مشکل یا مصیبت پر قابو پانے کی کوشش کرے اور خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے نتیجہ کو اس پر چھوڑ دے۔ لیکن صبر کے معنی یہ ہرگز نہیں ہیں کہ اس مشکل یا مصیبت کا ذکر سرے سے زبان پر لایا ہی نہ جائے بلکہ یہ امر خود صبر کے مفہوم میں شامل ہے کہ بجز خدا کے کسی اور کے سامنے انسان اپنی مصیبت کو بیان نہ کرے۔ سو گویا صبر کے لغوی اور اصطلاحی معنوں کی رو سے صبر کا ایک لازمی تقاضا یہ ہے کہ جہاں انسان دوسروں کے سامنے اپنی مصیبت بیان کرنے اور رونے دھونے سے کلی مجتنب رہے وہاں خدا تعالیٰ کا در ضرور کھٹکھٹائے اور اس کے حضور اپنی مصیبت بیان کر کے اس سے مدد و نصرت کا ضرور طالب ہو۔ اسی لئے ماہرین لغت نے صبر کی تعریف میں لکھا ہے کہ

فاذا دعا اللہ العبد فی کشف الضر لا یقدح فی صبرہ۔

یعنی اگر بندہ اپنی رفع مصیبت کے لئے خدا کے پاس فریاد کرے تو اس کا یہ فعل صبر کے منافی نہیں۔ بلکہ اس کے عین مطابق ہوگا۔

ماہرین لغت نے صبر کے یہ معنی محض محاورۂ زبان کی بناء پر نہیں کئے بلکہ خود قرآن مجید سے یہ معنے اخذ کئے ہیں اور سند کے طور پر کلام پاک کی آیات بھی پیش کی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے متعدد انبیاء کرام کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ وہ مشکلات و مصائب کو عزم و ہمت سے برداشت کرنے والے اور ان کے دور ہونے کے لئے اللہ کے حضور دعائیں کرنے والے تھے۔ مثال کے طور پر جب حضرت یعقوب علیہ السلام کے دوسرے بیٹوں نے حضرت یوسفؑ کو کنوئیں میں پھینکنے کے بعد ان کی خون آلودہ قمیص دکھا کر ان پر یہ ظاہر کیا کہ یوسف کو ایک بھیڑیے نے پھاڑ کھایا ہے تو حضرت یعقوبؑ نے جس ردِ عمل کا اظہار کیا۔ اس سے ہی صبر کا پورا مفہوم از خود واضح ہو جاتا ہے اور یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ دعا کے ذریعہ خدا سے استمدادِ صبر کا ایک لازمی حصہ ہے۔ چنانچہ یہ اندوہناک خبر سنکر انہوں نے فرمایا:۔

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ۝

(سورۂ یوسف آیت ۱۹)

اب اچھی طرح صبر کرنا (ہی میرے لئے مناسب) ہے اور جو بات تم بیان کرتے ہو اس (کے تدارک) کے لئے اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے (اور اسی سے مانگی جائے گی)

چنانچہ حضرت یعقوبؑ صبر کے اس مفہوم پر سختی سے عمل پیرا رہے۔ اور جب ان کے بیٹوں نے انہیں یوسف کی یاد میں رونے سے منع کیا۔ تو انہوں نے کہا۔

إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ (یوسف آیت ۸۷)

میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ کے حضور کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ مشکلات و مصائب پر حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر ضرب المثل کا درجہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں ان کے صبر کی تعریف کی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝

(ص آیت ۴۵)

ہم نے اس (یعنی ایوب) کو صابر پایا تھا وہ بہت اچھا بندہ تھا۔ وہ یقیناً خدا کی طرف کثرت سے جھکنے والا تھا۔

صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھانے کے باوجود حضرت ایوبؑ اپنی تکالیف کے تدارک کے لئے مسلسل خدا کے حضور دعائیں کرتے رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں اور ان دعاؤں کی قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِن ضُرٍّ ۖ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ ۝

(الانبیاء آیت ۸۴-۸۵)

اور ایوب کو بھی یاد کر جب اس نے اپنے رب کو پکار کر کہا کہ میری حالت یہ ہے کہ مجھے تکلیف نے آپکڑا ہے اور اے خدا تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ پس ہم نے اس کی دعا سنی۔ اور جو تکلیف اس کو پہنچی ہوئی تھی اس کو دور کر دیا۔ اور اس کو اس کے اہل و عیال بھی دیئے اور ان کے علاوہ رحم کرتے ہوئے اور نفوس بھی دیئے۔ ہم نے اس واقعہ کو عبادت گزاروں کے لئے نصیحت کا موجب بنایا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جہاں دوسرے انسانوں کے سامنے اپنے مصائب بیان کرنا اور رونا پیٹنا صبر کے منافی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی تکالیف بیان کر کے اس سے نجات کا خواستگار ہونا صبر کے مفہوم میں داخل ہے۔ بلکہ صبر کے اہم تقاضوں میں سے اہم تقاضا ہے۔ حق یہ ہے کہ حقیقی صابر کو نہ صرف دعاؤں کی بلکہ مقبول دعاؤں کی توفیق ملتی ہے۔ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ (البقرہ آیت ۱۵۴) اس پر شاہد ناطق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۷ میں اپنے قرب کو دعاؤں کی قبولیت کی ضمانت کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس لحاظ سے اس کی معیت بدرجۂ اولیٰ دعاؤں کی قبولیت پر دال ہے:۔

"الفضل" کی اشاعت آسانی سے دس ہزار کی جا سکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس ارشاد کو پورا کرنے کے لیے آپ کیا کوشش کر رہے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ ربا سے متعلق پانچ سوال اور تین جوابات

نوٹ :- مسئلہ ربا پر بحث کے سلسلہ میں مجلس افتاء کی طرف سے ۱۹۶۴ء میں پانچ سوال تجویز کئے گئے تھے جن کے جواب حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری اور خاکسار (ملک سیف الرحمٰن) نے دیئے۔ یہ سوالات اور ان کے جوابات چونکہ دلچسپ اور غور و فکر کے متقاضی ہیں۔ اس لئے عمومی مطالعہ کی غرض سے انہیں شائع کیا جا رہا ہے۔ سوال یہ ہیں۔

۱۔ آیات ربٰو کا یکجائی جائزہ اور ان حکمتوں کی وضاحت جن کی طرف ان آیات میں اشارہ کیا گیا ہے۔
۲۔ احادیث ربٰو کا یکجائی جائزہ اور ان کی حکمتوں کی وضاحت جن کی طرف ان احادیث میں اشارہ کیا گیا ہے۔
۳۔ ایسے واقعات کا تفحص جو بظاہر ربٰو کی تعریف میں آتے ہوں لیکن کسی حکمت و مصلحت کے پیش نظر انہیں جائز رکھا گیا ہو۔
۴۔ ایسے معاہدات کی تلاش جو اگر افراد میں ہوں تو ربٰو قرار پائیں لیکن حکومت اور فرد میں ہوں تو جائز قرار دیئے گئے ہوں۔
۵۔ پبلک کے معاشی اور اقتصادی بہبود کے لحاظ سے حکومت کے فرائض۔

آج خاکسار کا تحریر فرمودہ جواب پیش کیا جا رہا ہے۔

خاکسار
(ملک سیف الرحمٰن۔ سیکرٹری مجلس افتاء)

کئی بار کہی ہوئی اور سنی ہوئی باتوں کو دہرانا کچھ اچھا نہیں لگتا۔ قرآن کریم کی آیات ربٰو ہمارے سامنے ہیں۔ اس مضمون سے متعلق احادیث بھی سب کے مطالعہ میں آچکی ہیں۔ ربٰو کی تعریف اور اس کی حرمت کی حکمتوں پر بھی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، ان سب کا ماحصل اگر پوچھا جائے تو یہ بنتا ہے کہ سرمایہ داری اور اشتراکیت کے اس تسلط پذیر ماحول میں اسلامی نظام سرمایہ کاری کے کسی حصہ کے نفاذ کی کوشش کرنا یا اس کی گنجائش تلاش کرنا کافرانہ نظام کے ٹاٹ میں اسلام کا پیوند لگانے کے مترادف ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کی سطحی کوشش سے نظام مروجہ میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں لائی جا سکتی اور نہ ہی اسلامی حسن کی کوئی جھلک اس میں پیدا کی جا سکتی ہے۔ اس کے لیے تو مکمل انقلاب کی ضرورت ہے جس کے لیے پیہم کوشش، مسلسل قربانی اور بے نظیر ایثار چاہیئے۔ کیونکہ دونوں نظاموں کی روح تک میں بنیادی اختلاف ہے، سرمایہ داری اگر اپنے جلو میں ارتکازِ سرمایہ کی برائی کو لیے ہوئے ہے تو اشتراکیت کا خمیر جبر و استبداد سے اٹھایا گیا ہے۔ اور یہ دونوں باتیں اسلام کے حسین نظام سے لگا نہیں کھاتیں۔ اسلام نہ تو ارتکازِ سرمایہ کا روادار ہے اور نہ جبر و استبداد کا۔ اس کی تو بنیاد ہی دولت کے پھیلاؤ اور یؤثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ کی توصیف ربانی اور تلقینِ آسمانی پر ہے۔ غور فرمایئے کہ جب ازواجِ مطہرات رضؓ نے دولت جمع کرنے کے متعلق کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں رخصت کیا جا سکتا ہے لیکن دولت کا ارتکاز ہمیں منظور نہیں۔ تمام وسائلِ دولت پر قابض ہونے کے باوجود جمعِ دولت سے اس طرح انکار کرنے کی یہ ایک منفرد مثال ہے جس کی تاریخ عالم مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اسلام کے اس نرالے اور عجیب و غریب نظام میں جو اصول کارفرما ہے اس کی طرف مندرجہ ذیل آیت میں واضح اشارہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط..... وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ط وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝[1]

گویا بندوں کی رضامندی سے اللہ تعالیٰ نے طے یہ فرمایا کہ یہ مال ہے تو ہمارا لیکن رہے گا تمہارے پاس اور جب بھی ضرورت پیش آئے گی تم سے طلب کر لیا جائے گا۔ چنانچہ اس قرار داد کے مطابق بڑے سادہ انداز میں طریق کار یہ جاری ہوا کہ جب ضرورت پڑتی مال طلب کر لیا جاتا اور مسلمان حسب حالات جیسے جیسے توفیق ملتی سارا یا آدھا لا ڈھیر کرتے اور جب حکومت کے پاس مال آجاتا تو مسلمان اسی طرح ڈھیروں ڈھیر اور گٹھڑیوں کی گٹھڑیاں مال کی اس اطمینان کے ساتھ گھر لے جاتے کہ جب ہم سے مانگا جائیگا تو پوری بشاشت کے ساتھ لا حاضر کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ مبارک میں تولیت و تقسیم اموال کا قریب قریب یہی طریق قائم رہا اور اس میں بڑی حد تک مساوات کو بھی مدِ نظر رکھا گیا۔ گو عہدِ ابوبکرؓ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دوسرے صحابہؓ کو مساوات کے اصول پر کچھ اعتراض بھی ہوا لیکن حضرت ابوبکرؓ نہ مانے اور یہی فرمایا کہ ذالک معاش فالاسوۃ فیہ خیر من الاثرۃ یعنی یہ معاش کی صورت ہے اس میں حتی الوسع مساوات کی کوشش کرنا ترجیح اور کمی کی پالیسی سے بہتر ہے

(کتاب الخراج صفحہ ۲۹ [1])

پھر حضرت عمرؓ نے اپنے عہد میں اپنی رائے کے مطابق اس نظام میں کچھ انتظامی تبدیلیاں کیں ایک تو مساوات کے اصول کو ختم کر دیا گو خلافت کے آخری ایام میں آپ نے دوبارہ اسے بحال کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا لیکن اس پر عملدرآمد نہ کر سکے (کتاب الخراج صفحہ ۲۸ [2])

دوسرے آپ نے سابقہ طریق کار کے علاوہ ریزرو کے طور پر بیت المال کے نظام کی طرح بھی ڈالی۔ تاہم اصل روح بہر حال قائم رکھی یعنی دولت کے زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ــــ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے ایک بار فرمایا اگر میں زندہ رہا تو اگلے سال صنعاء کی پہاڑیوں میں رہنے والے چرواہے کو بھی اس کا حصہ اس تک پہنچاؤں گا۔ کتاب الخراج صفحہ ۲۸ [3]

نیز اس نظریہ کو زندہ رکھنے کی پوری پوری کوشش کی گئی کہ حکومت اور عوام دونوں اموال کی تولیت میں دراصل امانت دار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ نہ تو حکومت اس کی اصل مالک ہے کہ وہ اپنی مرضی سے جس طرح چاہے ان اموال کو خرچ کرے اور نہ عوام ہی اس کے مجاز ہیں کہ ضرورت پڑنے پر وہ اپنے اموال کو اولی الامر کے سپرد کرنے میں پس و پیش کریں۔ اس روح میں تبدیلی درحقیقت حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں آئی جبکہ اموال بیت المال پر امراء کے تسلط کے لیے دروازہ کھولا گیا اور ان کے حسب مرضی ذاتی یا سیاسی اغراض کے ماتحت قومی آمدنیوں کو خرچ کیا جانے لگا۔ یہاں یہ امر تحقیق طلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کے زمانہ میں اس طرح سے تقسیم اموال کے دائرہ کی حدود کیا تھیں۔ اس اندازِ تقسیم میں آیا مملکت کی ساری پبلک کے اصولاً حصہ دار ہونے کا اصول کارفرما تھا یا ایک محدود گروہ کو جو درحقیقت بے قاعدہ یا باقاعدہ کارکنانِ حکومت پر مشتمل تھا اس استفادہ کا مستحق سمجھا گیا۔ نیز یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ نظامِ صدقات (اپنے محدود معنوں میں) اور ان کی تقسیم کا دائرہ اس مذکورہ نظام سے بالکل مختلف تھا اور وہ اس وقت زیرِ بحث بھی نہیں ہے۔

پس جب صورتِ حال یہ ہو تو پھر یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے کہ اسلامی حکومت زیادہ

[1] دیکھیں مضمون کا آخری حصہ ۱

[1] [2] [3] دیکھیں مضمون کا آخری حصہ ۲، ۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکر تھوڑا یا تھوڑا لیکر زیادہ دے سکتی ہے یا نہیں یا پبلک سے ایسا کوئی وعدہ کر سکتی ہے یا نہیں اس اصول کو سمجھ لینے کے بعد اخذ الحیوان بالحیوانین کی حدیث کا سمجھنا میرے خیال میں کچھ مشکل نہیں رہتا اور نہ ہی آیت قرآنی من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضٰعفہ لہ اضعافاً کثیرۃً واللہ یقبض ویبسط والیہ ترجعون[1] کو صرف اُخروی عوض یا دنیوی برکات تک محدود رکھنے کی تاویل کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے۔

سوال ۱ و ۲ کا جواب محترم مولانا ابوالعطاء اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے مضامین میں آچکا ہے جس سے مجھے اصولاً اتفاق ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ سوال ۴ و ۵ کا جواب میرے اس اصولی نوٹ میں پوری وضاحت کے ساتھ آگیا ہے اور کسی مزید تشریح کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اب سوال ۳ کا جواب باقی رہ گیا ہے جس پر آگے جا کر میں بحث کروں گا۔ اس وقت میں مسئلہ ربٰوا کے بعض خالص فقہی اور قانونی پہلوؤں کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں:۔

۱۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ فقہی تصریحات کے مطابق حقیقی ربٰوا وہاں ہے جہاں سرمایہ کاروباری دائرہ میں دولت کے اضافہ میں تو کوئی عملی حصہ دے لیکن اپنی قیمت اور معاوضہ کے وصول کرنے پر اصرار کرے۔ اگر وہ معاہداتِ لین دین میں اپنا کردار ادا کرتا ہے اور پھر اپنے حصہ کا مطالبہ کرتا ہے تو یہ حقیقی ربٰوا نہیں بلکہ شرعاً اپنی تمام اقسام کے ساتھ کاروبار کی ایک جائز صورت ہے۔ پس جس طرح سرمایہ والے کو یہ تحفظ حاصل ہوتا ہے کہ اس کا سرمایہ کسی حال میں ضائع نہیں ہوگا اسی طرح اگر سرمایہ استعمال کرنے والے کو بھی کسی طرح یہ تحفظ دلایا جا سکے کہ ناکامی اور خسارہ کی صورت میں اس کی محنت کے ضیاع کے ساتھ ساتھ سرمایہ کی اہمیت کو بھی تسلیم نہیں کیا جائے گا تو قانونی دائرہ میں ربٰوا کی روک تھام کا پیچیدہ مسئلہ بڑی حد تک حل ہو سکتا ہے۔ فافہم

۲۔ سرمایہ دار اپنا سرمایہ ایک دوسرے شخص کے سپرد کرتا ہے اور اس سے کاروبار کا معاہدہ کرتا ہے سوال یہ ہے کہ اس سرمایہ کے تحفظ کی قابلِ اطمینان صورت کیا ہے۔ کیونکہ سرمایہ لینے والے کا کاروبار جہاں آسمانی حوادث اور ارضی آفات کا شکار ہو سکتا ہے وہاں اس کی ناتجربہ کاری، لاپرواہی، بے ایمانی اور بددیانتی کا ہدف بھی تو بن سکتا ہے۔ موجودہ نظامِ سرمایہ کاری میں اس خدشہ سے بچاؤ کی ایک دل پسند صورت سرمایہ کو قرض قرار دینے کی ہے اس کی دوسری مناسب صورت کیا ہے۔ یہ ایک حقیقی تقاضہ ہے اور اس کا واضح قابلِ عمل اور مؤثر جواب دیئے بغیر ہم اس پیچیدہ مسئلہ سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔

۳۔ قرآن و حدیث میں کہیں بھی یہ تصریح نہیں ملتی کہ اگر کسی کو کوئی شخص نقدی کی صورت میں رقم دے اور اس سے ہر حال میں زائد لینے کا معاہدہ کرے تو باہمی معاملہ کے ایسے معاہدہ کو قرض کہتے ہیں۔ دراصل یہ قرض کا معاملہ ہے ہی نہیں بلکہ لین دین اور کاروبار کا ایک ایسا طریق ہے جو ناجائز ہے۔ یہ بیع کے مقابلہ میں ہے اور ربٰوا کے نام سے موسوم ہے جس کی اور بھی کئی اقسام ہیں۔ آیہ کریمہ فلکم رءوس اموالکم کے الفاظ بھی اسی طرف اشارہ کرتے ہیں کیونکہ قرض کو رأس المال کہنا درست نہیں۔ سرمایہ جب کاروبار میں لگتا ہے تو وہ منافع کے مقابلہ میں رأس المال کہلاتا ہے۔ پس یہ لین دین کاروبار کی طرح معاملہ کی ایک صورت ہے قرض کی نہیں۔ شرعی اصطلاح میں قرض کے معنے تو یہ ہیں کہ احساناً کسی کو رقم یا کوئی چیز دی جائے تاکہ بعد میں وہ اتنی رقم یا اس جیسی چیز حسبِ وعدہ واپس کر دے۔ عربی میں اس اصطلاح کی تعریف یوں کی گئی ہے:۔

تملیکٌ بمالٍ بمحضِ التفضّلِ علیٰ اَن یَرُدَّ مثلَہٗ[2]

اس میں شک نہیں کہ متأخرین کی بعض کتابوں میں ایک حدیث آئی ہے جو سنداً خاصی ضعیف ہے کہ کُلُّ قرضٍ جرّ نفعاً فھو ربٰوا لیکن یہاں قرض کا لفظ بالکل اسی طرح استعمال ہوا جس طرح بے وضو نماز پڑھنے یا عید کے دن روزہ رکھنے کے فقرات میں نماز اور روزے کے الفاظ کا استعمال ہوا ہے۔ یعنی صرف ظاہری شکل میں مشابہت کی بناء پر اس لفظ کا استعمال ہوا ہے ورنہ اس قسم کے معاملہ کو قرض نہیں بلکہ ربٰوا کہتے ہیں۔ فھو ربٰوا کے الفاظ بھی اسی حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں۔ یعنی یہ ربٰوا ہے قرض نہیں۔

ربٰوا کا معاملہ کہاں کہاں متصور ہے اس کی وضاحت قرآن و حدیث دونوں میں موجود ہے۔ قرآن کریم نے حرمتِ ربٰوا کی حکمت کے بیان کے ضمن میں اس کی تعریف کی طرف اشارے کیے ہیں اور احادیث میں وضاحتاً اس کی تعریف کو بیان کیا گیا ہے۔ اور ان سب ارشادات کا مقصد یہ ہے کہ ارتکازِ دولت اور احتکارِ مال کی تمام راہوں کو بند کیا جائے اور سود خوری کی ذہنیت کا کلی طور پر قلع قمع کر دیا جائے۔ اب اس مقصد کو پیشِ نظر رکھ کر مندرجہ ذیل احادیث پر غور کیجیے۔

(الف) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذھب بالذھب والفضۃ بالفضۃ والبُرُّ بالبُرِّ والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلاً بمثل سواءً بسواءٍ یداً بیدٍ۔ فاذا اختلفت ھٰذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یداً بیدٍ[1]

(ب) عن مالک ابن اوس اخبرہ انہ التمس صرفاً بمائۃ دینارٍ فدعانی طلحۃ بن عبید اللہ فتراوضنا حتّٰی اصطرف منّی فاخذ الذھب یقلّبھا فی یدہٖ ثُمّ قال حتّٰی یاتی خازنی من الغابۃ وعُمَرُ یسمعُ ذٰلک فقال واللہِ لا تفارقہ حتّٰی تاخذ منہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذھب بالذھب ربٰا الّا ھاءَ وھاءَ والبُرُّ بالبُرِّ ربٰا الّا ھاءَ وھاءَ والشعیرُ بالشعیرِ ربٰا الّا ھاءَ وھاءَ والتمرُ بالتمرِ ربٰا الّا ھاءَ وھاءَ[2]

ان دونوں حدیثوں میں مندرجہ ذیل تفصیل قابلِ توجہ ہے

۱۔ سونا، چاندی اور سکہ کا حکم ایک جیسا ہے۔

۲۔ سونے کا تبادلہ سونے سے کرنے کی صورت میں برابر دست بدست اور نقد بنقد کی پابندی ضروری ہے۔ لیکن اگر سونے کے مقابلہ میں جنس مختلف ہو مثلاً اس کے بدلہ میں چاندی یا گندم وغیرہ لینے کا سودا ہو تو کمی بیشی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ نقد بنقد کی پابندی ضروری ہے سونا دیکر چاندی یا گندم کچھ دنوں کے بعد وصول کرنا جائز نہیں۔ اگر ایسا کیا گیا تو یہ ربٰوا ہوگا۔

۳۔ چاندی کے بدلہ چاندی لی جائے تو مساوات اور نقد معاملہ ضروری ہے لیکن اختلافِ جنس کی صورت میں کمی بیشی میں کوئی حرج نہیں البتہ اُدھار کی صورت ناجائز ہے۔

۴۔ سکہ سے سکہ یعنی روپیہ سے روپیہ کا تبادلہ ہو تو برابر برابر اور نقد بنقد کا معاملہ ضروری ہے البتہ اگر مقابلہ میں جنس مختلف ہو مثلاً روپیہ دیکر سونا یا چاندی یا گندم لینی ہو تو کمی بیشی کا کوئی سوال نہیں لیکن ادھار معاملہ جائز نہ ہوگا کیونکہ حسب تصریح حدیث اس صورت میں نسیئہ اور اُدھار ربٰوا بن جاتا ہے۔

۵۔ گندم کا تبادلہ اگر گندم سے ہو تو مساوات اور نقد معاملہ ضروری ہے لیکن اگر بدل مختلف جنس سے ہو مثلاً بدلہ میں جو لینے ہوں، سونا لینا ہو، چاندی لینی ہو، یا روپیہ لینا ہو تو اُدھار منع ہے لیکن کمی بیشی میں کوئی حرج نہیں۔ فافہم وتدبّر۔

الغرض یہی حال احادیث ربٰوا میں گنائی گئی دوسری اشیاء کا ہے کہ اتحادِ جنس کی صورت میں مساوات اور نقد معاملہ دونوں ضروری ہیں اور اگر جنسیں مختلف ہوں تو صرف ایک شرط کی پابندی ضروری ہے کہ معاملہ نقد بنقد ہو اُدھار نہ ہو۔ پس اس پوری تفصیل سے ظاہر ہے کہ اسلامی ہدایات کے مطابق بیع و شرا اور خرید و فروخت کا صحیح تر اور سب سے زیادہ پسندیدہ طریق یہ ہے کہ سودا نقد بنقد ہو اور متبادل اشیاء مختلف ہوں۔ مثلاً۔ روپیہ یا سونا دیکر چاندی لی جائے یا گندم لیجائے اور معاملہ نقد بنقد ہو یعنی مبیع اور ثمن کی ادائیگی فوری ہو۔

اب اس ساری صورتِ حال پر غور کیجیے خصوصاً صورت ۴، ۵ کو دیکھئے کیا قرض اور مذکورہ اشیاء میں اُدھار بیع کے جواز کی صورت باقی رہ جاتی ہے؟

علماء نے اس پیچیدہ صورتِ حال سے عہدہ برآ ہونے کی راہ اختلافِ قدر کے اصول میں دیکھی ہے لیکن حدیث کے الفاظ تو اس کی تائید نہیں کرتے کیونکہ حدیث میں ایسی کوئی تفریق نہیں۔ اس سے تو صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ جب حدیث میں مذکورہ اصناف مختلف ہوں خواہ کسی قدر سے تعلق رکھتی ہوں تو ان کے تبادلہ میں گو مساوات کی شرط ملحوظ نہیں ہوگی لیکن۔ یداً بیدٍ یعنی نقد بنقد کی شرط کی پابندی ضروری ہوگی۔ الفاظ دیکھیے۔ فاذا اختلفت ھٰذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یداً بیدٍ۔ میرے نزدیک اس مشکل کا حل "اصولِ ضرورت" میں موجود ہے۔ کیونکہ حسب اصول متقررہ تنگی اور حرج کی صورت میں معاشرہ کی ضرورتِ حقہ کے پیشِ نظر تخفیف کی غرض سے اصولِ کلیہ میں بعض مستثنیات کی گنجائش رکھی جاتی ہے اسی کے مطابق ربٰوا کے اصولِ عامہ میں استثناء کی راہیں تجویز کیا گیا ہے مثلاً:۔

---

[1] دیکھیں مضمون کا آخری حصہ ۴ [2] فقہ مذاہب اربعہ ۳۲۹/۲ ۔ ۳۳۸

[1] دیکھیں مضمون کا آخری حصہ ۵ [2] دیکھیں مضمون کا آخری حصہ ۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الف:۔ سکہ کی [illegible] معاشرہ کی ایک حقیقی ضرورت ہے۔ اس لیے اس کے بدل کی واپسی میں نقد بنقد کی شرط ساقط ہوگئی۔ اور نسیئہ یعنی بعد میں ادائیگی کی اجازت دی گئی۔ البتہ مساوات کی شرط کو قائم رکھا گیا کیونکہ اسے ساقط کرنے کی کوئی وجہ موجود نہیں۔ اسی بناء پر سونے چاندی کے قرض کی اجازت نہیں دی گئی۔

(ب) ضرورت ہی کے پیشِ نظر بعض اشیاء میں بطور استثناء اُدھار خرید و فروخت کی اجازت دی گئی جیسے بیع سلم میں قیمت پہلے ادا ہو جاتی ہے اور خرید کردہ چیز مثلاً گندم کچھ مدت بعد مشتری کے حوالہ کی جاتی ہے۔ حالانکہ اصول کے لحاظ سے یہ معاملہ جائز نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اموالِ ربویہ میں نسیئہ کا عمل دخل معاملہ کو ربوٰا بنا دیتا ہے جیسا کہ احادیث مذکورہ بالا سے ظاہر ہے۔ نیز اس میں کسی کی ضرورت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا بھی خاصہ موقع مل جاتا ہے جیسا کہ پیشگی سودوں میں ہوتا ہے۔ کہ بیس کی چیز دس میں چکائی جاتی ہے، کیونکہ مبیع کا مالک رقم کا ضرورت مند ہوتا ہے اور اپنی اس کمزوری کے نتیجہ میں اسے اپنی چیز کوڑیوں کے بھاؤ دینا پڑتی ہے۔ لیکن چونکہ معاشرہ میں بہرحال اس کی ضرورت اکثر پڑتی رہتی ہے اس لیے بطور استثنائی قاعدہ شرائط کے ساتھ اسکی اجازت دی گئی۔ یہی صورت اس کے برعکس معاملہ کی ہے یعنی جن اشیاء ربویہ میں معاشرہ ادھار معاملہ کرنے پر مجبور ہے وہاں خرید کردہ چیز پہلے لے لینا اور اس کی قیمت بعد میں ادا کرنا جائز ہے۔ مثلاً گندم لیکر اس کی قیمت بعد میں ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کی ضرورت مسلّمہ ہے لیکن سونا لیکر اس کی قیمت بعد میں ادا کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ اس سے کسی خاص مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اس لیے اس ممانعت کو برقرار رکھا گیا ہے۔ الغرض اصولی طور پر قرض اور ادھار خرید و فروخت کی خرابی کی طرف بھی توجہ دلائی اور ساتھ ہی ضرورت کے پیشِ نظر اس کی بطور استثناء اجازت بھی دیدی۔

ج۔ ایک کے پاس سرمایہ ہے لیکن اُسے خود کاروبار کرنے کی فرصت نہیں۔ دوسرا کاروبار میں مہارت رکھتا ہے لیکن سرمایہ نہیں اس ضرورت کے پیشِ نظر ان دونوں کو باہم معاملہ کرنے کی اجازت دے گی اور مضاربت کی صورت میں اس معاہدہ کی قانونی شکل کو تسلیم کیا گیا۔ اس کی ایک اور مثال بیع مرابا اور بیع بالوفاء ہے۔ پس یہ سب مستثنیات ہیں جو ربوٰا کے دائرہ میں آنے کے باوجود محض ضرورت کی بناء پر جائز رکھی گئیں۔ اگرچہ ان میں خرابی کے بیج موجود تھے اور اسی سے سوال ۲ کا جواب ظاہر ہے یہ بات بھی مدنظر رہنی چاہیے کہ نسیئہ اور اُدھار کی ممانعت کا تعلق صرف اشیاء ربویہ سے ہے جو دولت اور سرمایہ کاری میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں، جو اشیاء ایسی نہیں ان میں نہ کمی بیشی منع ہے اور نہ ہی اُدھار۔ کیونکہ بنیادی ضروریات سے ان کا کوئی لابدی تعلق نہیں ہے، واللہ اعلم الصّواب والیہ المرجع والمآب۔

۱۔ ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس وعدہ کے ساتھ خرید لیا ہے کہ اُن کو جنت ملے گی ..... اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا کون ہے اے مومنو اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے کیا ہے اور یہی وہ بڑی کامیابی ہے جس کا مومنوں کو وعدہ دیا گیا ہے (بقرہ آیت ۲۴۶)

۲۔ قال لئن عشت الی ھذہ اللیلۃ من قابل لحقن اخری الناس باولا ھم حتّٰی یکونوا فی العطاء سواء قال فتوفی رحمہ اللہ قبل ذالک (کتاب الخراج مصری ص۲۸)

دراصل حضرت عمرؓ اپنی پالیسی پر نظرثانی کرنے کے لیے مجبور ہو گئے۔ انتہائی سوچ بچار کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ غنیمت کی تقسیم کے سلسلے میں حضرت صدیقؓ نے مسلمانوں کے درمیان جو مساوات رکھی تھی وہی بہتر تھی اور وظائف کے معاملے میں انہیں بھی اسی روش پر چلنا چاہیے تھا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا "خدا کی قسم اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو آخری آدمی کو پہلے آدمی سے ملا کر ایک وجود بنا دوں گا" اور کہا "اگر میں ایک سال زندہ رہا تو سب سے پست آدمی کو سب سے بلند آدمی سے ملا دونگا" (عمر فاروق اعظمؓ ص۱۱۶)

۳۔ واللہ لئن بقیت لیاتینّ الراعی بجبل صنعاء حظّاً من ھذا المال وھو مکانہٗ قبل ان یحمر وجھہٗ

۴۔ کیا کوئی ہے جو اللہ کو اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر دے تاکہ وہ اُسے اس کے لیے بہت بہت بڑھائے اور اللہ تعالیٰ کی یہ بھی سُنّت ہے کہ وہ بندہ کا مال لیتا ہے اور بڑھاتا ہے اور آخر تمہیں اُسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔ (بقرہ آیت ۲۴۶)

۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے میں چاندی، چاندی کے بدلے میں گندم کو گندم کے بدلے میں، جَو کو جَو کے بدلے میں، کھجور کو کھجور کے بدلے میں نمک کو نمک کے بدلے میں جب فروخت کرو تو برابر برابر اور نقد بنقد فروخت کرو لیکن جب ایک جنس کو دوسری مختلف جنس کے ساتھ بیچنا چاہو تو جس طرح چاہو فروخت کرو لیکن نقد بنقد ہو۔ (مسلم باب الصرف وبیع الذھب بالورق نقداً ص۲۰۴ مصری)

۶۔ مالک بن اوس کہتے ہیں کہ میں سونا بیچنا چاہتا تھا۔ حضرت طلحہ بن عبید نے مجھے بلوا بھیجا اور ان سے سَو دینار پر معاملہ طے ہو گیا تو حضرت طلحہؓ سونا اپنے ہاتھ میں لیکر اٹھنے لگے اور مجھے کہا کہ میرے خزانچی کے آنے تک انتظار کرو، وہ کچھ دیر میں آجائے گا تو میں اس سے تمہیں سَو دینار دلوا دوں گا۔ حضرت عمرؓ ہماری یہ گفتگو سُن رہے تھے۔ فرمانے لگے اے مالک بن اوس تمہیں خدا کی قسم تم طلحہ کو نہ چھوڑنا جب تک کہ اُن سے سو دینار نہ لے لینا کیونکہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ سونا سونا کے عوض فروخت کرنا ربوٰا ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو اور گندم گندم کے بدلے اور جَو جَو کے بدلے اور کھجور کھجور کے بدلے فروخت کرنا ربوٰا ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو۔ (بخاری باب بیع الشعیر بالشعیر ص۲۹۱)

ہیضہ اور دستوں کے امراض سے بچاؤ

(محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

گرمیوں کا موسم شروع ہوتے ہی دستوں کی بیماریاں ہمارے ملک میں وباء کی صورت میں نمودار ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض مثلاً ہیضہ انتہائی خطرناک اور مہلک ہوتی ہے۔ دوسری بیماریاں بھی اگر فوری طور پر مہلک نہ بھی ہوں تو کمزوری پیدا کرتے اور عمومی طور پر مریض کی پریشانی کا باعث بنتی ہیں۔

علامات:۔ ان بیماریوں میں مریض کو دستوں کے ساتھ الٹیاں بھی عام طور پر آتی ہیں۔ بعض مریضوں کو الٹیاں کثرت سے آتی ہیں۔ مروڑ کی قسم کا پیٹ درد بھی بعض مریضوں کو لاحق ہوتا ہے۔ کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن سب سے خطرناک صورت حال اس وقت پیدا ہوتی ہے جب الٹیاں اور دست اس کثرت سے آئیں کہ اس کے نتیجے میں مریض کے خون کی مقدار کم ہونا شروع ہو جائے۔ کیونکہ خون میں سے پانی نچڑ کر باہر نکل جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں خون کی مقدار اس قدر کم ہو جاتی ہے کہ جسم میں خون کی گردش آہستہ ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ خون کا دباؤ بہت کم ہو جاتا ہے اور بالآخر مریض پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ بچوں میں یہ بیماریاں خاص طور پر تشویشناک صورت اختیار کر جاتی ہیں اور ہمارے ملک میں ان کی ہلاکت کا بڑا سبب بنی ہوئی ہیں۔

وجوہات:۔ ہیضہ مخصوص قسم کے جراثیم CHOLERA VIBRIO کہلاتے ہیں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ جراثیم پینے کے گندے پانی یا غلیظ اور باسی غذا کے استعمال کے نتیجہ میں انسانی آنتوں میں پہنچ کر تیزی کے ساتھ افزائش شروع کر دیتے ہیں اور آنتوں میں سوزش پیدا کرنے کے علاوہ اپنے جسموں میں سے ایسے زہر خارج کرتے ہیں جن کی وجہ سے شدید قسم کی الٹیاں اور دست شروع ہو جاتے ہیں۔

ہیضہ کے جراثیم کے علاوہ کئی اور قسم کے جراثیم جن میں سے بعض وائرس بعض بیکٹیریا اور بعض پروٹوزوا کلاس سے تعلق رکھتے ہیں اس قسم کی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ بلکہ دستوں کا عارضہ ۷۵ فیصد مریضوں میں وائرس کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔

علاج:۔ اس قسم کے امراض میں علاج کا سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ وہ پانی جو جسم میں سے تیزی سے خارج ہو رہا ہے اسے اسی تیزی کے ساتھ دوبارہ جسم میں داخل کیا جائے۔ اس کے کئی طریقے ہیں۔ سب سے آسان اور مؤثر طریقہ یہ ہے کہ اُبلے ہوئے پانی میں نمکیات کا وہ تناسب جو جسم میں پایا جاتا ہے حل کر کے مریض کو منہ کے ذریعے ایک کثیر مقدار میں دیا جائے اور یہ مقدار پانی کی اس مقدار کے برابر ہو جو جسم میں سے خارج ہو رہی ہے۔ یہ دوائی بازار میں ORAL REHYDRA-SALT - T/NG کے نام سے مل جاتی ہے اور اس کا ایک پیکٹ ایک لیٹر اُبلے ہوئے پانی میں ملا لیا جائے تو مذکورہ محلول تیار ہو جاتا ہے۔ اور عالمی ادارہ صحت کی طرف سے یہ سفارش کی گئی ہے۔ یہ محلول ہیضہ کے مریضوں کو کثرت سے پلایا جائے تو ہیضہ کی علامات کو فوری طور پر کنٹرول کر لیتا ہے لیکن اگر کسی وجہ سے یہ طریقہ کارگر نہ ہو سکے تو پھر ڈرپ کے ذریعے سے اس قسم کی ادویات مریض کے جسم میں داخل کر کے اس کے جسم میں پانی کی کمی کو دور کیا جاتا ہے۔

علاج کا دوسرا اصول یہ ہے کہ آنتوں کی حرکت جو اس بیماری کے نتیجے میں بہت تیز ہو جاتی ہے اسے ادویات کے ذریعے سے آہستہ کر دیا جائے چنانچہ آجکل اس مقصد کے لئے کئی طاقتور دوائیاں دریافت ہو چکی ہیں۔ آج سے کچھ عرصہ قبل تک افیم اور اس کے اجزاء اسی مقصد کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ ان ادویات کے استعمال سے آنتوں کی حرکت کم ہونے کے نتیجے میں جسم سے پانی کا اخراج بھی کم ہو جاتا ہے۔

علاج کا تیسرا اصول یہ ہے کہ وہ جراثیم جن کی وجہ سے بیماریاں پیدا ہوئی ہیں انہیں پہچاننے کی کوشش کی جائے اور پھر ان کا قلع قمع کیا جائے یہاں یہ حقیقت یاد رکھنے کے لائق ہے جو پہلے بھی بیان ہو چکی ہے کہ ۷۵ فیصد بیماریاں وائرس

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹورنٹو کینیڈا میں ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

۹ اپریل ہفتہ کے روز ناصرات الاحمدیہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کے پروگرام کا آغاز فرح احمد نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ اجلاس خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ناصرات کا عہد دہرانے کے بعد مشنری انچارج مکرم شمس صاحب نے بچیوں سے خطاب فرمایا۔ آپ نے بچیوں کو اجتماع کے انعقاد پر مبارک باد دی اور اجتماعوں کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے بچیوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ آپ ان اجتماعوں سے پورے طور پر استفادہ حاصل کر کے حقیقی دین سے روشناس ہوں اور پھر اس تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں۔ سکول میں اپنی کلاس کی بچیوں کو بتائیں آپ نے کہا کہ اس اجتماع کا ایک اہم مقصد بچیوں میں صحت مندانہ علمی مقابلہ کا رجحان پیدا کرنا ہے۔ آخر پر آپ نے کہا کہ خدا کرے یہ اجتماع آپ سب کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔

بعد ازاں حلقہ "اسکاربرو" کی ناصرات نے مل کر خوش الحانی سے ترانہ "الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے" پڑھا۔ اس کے بعد مقابلے شروع ہوئے جن کے نتائج درج ذیل ہیں۔

- مقابلہ حفظ قرآن :- اوّل، ناہید رحمان دوم :- فریدہ رحمان۔
- مقابلہ نظم :- اوّل، زلیخا لطیف دوم :- فریدہ رحمان۔

عام دینی معلومات کے مقابلہ میں سب حصہ لینی والی بچیوں نے درست جوابات دیئے لہٰذا سب کو انعامات دیئے گئے۔

- مقابلہ کھیل :- اوّل :- خولہ شمس۔ دوم، فوزیہ احمد۔

معیارِ دوم کے مقابلوں کے نتائج

- مقابلہ حفظ قرآن، اوّل، رشیدہ رحمان دوم، زلیخا لطیف۔
- مقابلہ نظم :- اوّل، رشیدہ رحمان۔ دوم، زلیخا لطیف۔
- کھیل مشاہدہ و معائنہ :- اوّل، زلیخاں الماس لطیف، دوم۔ اعظم
- تقریری مقابلہ :- اوّل، زلیخاں لطیف دوم، جبین صوفی۔

معیارِ اوّل کے مقابلوں کے نتائج

- مقابلہ حفظ قرآن :- اوّل حبیبہ رحمان دوم :- زبیدہ لطیف اور ناہید زبیری۔

مقابلہ نظم :- اوّل، انیلا احمد۔ دوم، ناہید زبیری۔

- تقریری مقابلہ :- اوّل منصورہ قریشی دوم، زبیدہ لطیف۔
- مقابلہ حسنِ قرأت، اوّل، زبیدہ لطیف دوم، انیلا احمد۔
- مقابلہ دینی معلومات :- اوّل صائمہ ملک دوم۔ زبیدہ لطیف۔
- خانہ داری :- اول، صوفیہ چوہدری۔ دوم۔ منصورہ قریشی۔

۲ بجے بعد نماز ظہر دوسرے اجلاس کے پروگرام کا آغاز منصورہ احمد نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ تلاوت کے بعد بچیوں نے مل کر ترانہ "ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے" پڑھا۔ پھر دینی معلومات کا امتحان ہوا۔ پھر ڈاؤنسرویو کی بچیوں نے خوش الحانی سے ترانہ پڑھا۔ ان میں تین بچیوں نے جن کی زبان اُردو نہیں تھی اچھے تلفظ کے ساتھ یہ ترانہ پڑھا۔ جس پر امیر و مشنری انچارج صاحب کی طرف سے انہیں دس ڈالر بطور خصوصی انعام دیئے گئے۔

آخر پر خاکسار نے بچیوں کو مخاطب کر کے انہیں ان کی ذمہ داریوں سے روشناس کروایا اور انہیں دین کے کاموں میں آگے بڑھنے کی نصیحت کی۔ تقسیم انعامات کے بعد یہ تقریب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

(عطیہ شریف صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا)

معاونین خصوصی تحریکِ جدید بیرونِ پاکستان

برادرم مکرم منیر الدین شمس امیر و مبلغ انچارج کینیڈا نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل مزید افراد تحریک جدید کے جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی کی صف میں شامل ہوئے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان، مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

صفِ اوّل :- امۃ الحفیظ حسین صاحبہ ۳۶۰ ڈالر۔ مسرت مرزا صاحبہ ۳۶۰ ڈالر۔ اختر ناصر صوفی صاحبہ ۳۶۰ ڈالر۔ مسز امۃ النصیر خلیفہ صاحبہ ۳۶۰ ڈالر۔ ڈاکٹر سید یوسف احمد صاحب ۳۶۰ ڈالر قیصرہ ملک صاحبہ ۳۶۰ ڈالر۔ نبیلہ طارق صاحبہ ۳۶۰ ڈالر۔ عزیزہ عائشہ صدیقہ صاحبہ ۳۶۰ ڈالر ندیم کامران صاحب ۳۶۰ ڈالر۔

صفِ دوم :- محمد فہیم صاحب ۲۵۰ ڈالر۔ آدم بہاری صاحب ۱۸۰ ڈالر۔ چوہدری محمد اکرم شاہد صاحب ۱۸۰ ڈالر۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

ارکانِ اسلام

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَ اِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی (بخاری)

ترجمہ :- حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور ہر شخص اپنی نیت کے مطابق بدلہ پاتا ہے۔

بعض کام محض عادت کے طور پر کئے جاتے ہیں اور بعض کام ریاء اور دکھاوے کے طور پر کئے جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ سب کام خدائے اسلام کے ترازو میں بالکل بے وزن اور بے سود ہیں اور صحیح عمل وہی ہے جو دل کے سچے ارادہ اور نیت کے خلوص کے ساتھ کیا جائے اور یہی وہ عمل ہے جو خدا کی طرف سے حقیقی جزا پانے کا مستحق ہوتا ہے چنانچہ آنحضورؐ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ ایک خاوند اپنی بیوی کے منہ میں اس نیت سے لقمہ ڈالتا ہے کہ میرے خدا کا یہ منشاء ہے کہ میں اپنی بیوی کا خرچ مہیا کروں اور اس کے آرام کا خیال رکھوں تو اس کا یہ فعل بھی خدا کے حضور ایک نیکی شمار ہوگا۔ مگر افسوس ہے کہ دنیا میں لاکھوں انسان صرف اس لئے نماز پڑھتے ہیں کہ انہیں بچپن سے نماز کی عادت پڑ چکی ہے اور لاکھوں انسان صرف اس لئے روزہ رکھتے ہیں کہ ان کے اردگرد کے لوگ روزہ دار ہوتے ہیں اور لاکھوں انسان صرف اس لئے حج کرتے ہیں کہ تاکہ لوگوں میں ان کا نام حاجی مشہور ہو اور وہ نیک سمجھے جائیں اور اُن کے کاروبار میں ترقی ہو۔ ہمارے آقا (فداہ نفسی) کی یہ حدیث ایسے تمام اعمال کو باطل قرار دیتی ہے اور ایک باطل عمل خواہ ظاہر میں کتنا ہی نیک نظر آئے خدا کے حضور کوئی اجر نہیں پا سکتا۔

لاریب سچا عمل وہی ہے جس کے ساتھ سچی نیت ہو اور عمل کا اجر بھی نیت کے مطابق ہی ملتا ہے۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

- عزیزم سلیم احمد مبشر آرکیٹیکٹ ابن کیپٹن محمد احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ فوزیہ ذکاء سلمہا اللہ بنت مکرم ذکاء احمد ملک صاحب (ہینڈ رائٹنگ ایکسپرٹ) سے بعوض مبلغ تیس ہزار روپیہ حق مہر محترم مولوی منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے ۸ اپریل ۸۳ء کو قبل نماز جمعہ مسجد دارالذکر میں پڑھا اور دعا کرائی۔ عزیزم سلیم احمد مبشر مولوی محمد علی صاحب (ایک از صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی بیٹی نور بیگم فرحت صاحبہ کا بیٹا ہے عزیزہ فوزیہ ذکاء مکرم ملک مظفر احمد (ایک از اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی پوتی ہے۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ احمدیہ عالیہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

(کیپٹن محمد احمد ۹/۲ مصطفےٰ آباد۔ لاہور)

تصحیح فرمالیں

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی حالیہ شائع کردہ کتاب "سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" میں صفحہ ۱ پر زیرِ عنوان "تمہید قرآنی آیت کے الفاظ "لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" پڑھے جائیں شروع میں واؤ زائد لکھا گیا ہے۔ براہِ کرم تصحیح فرمالیں۔ (سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

شرح چندہ

سالانہ چندہ	125 —
ششماہی "	64 —
سہ ماہی "	33 —
خطبہ نمبر سالانہ	35 —

شفتل اور برسیم سے ہونے والا

جانوروں کا اپھارہ

تیز سرکن۔ گل گھوٹو۔ منہ کھر۔ کٹار۔ زہرباد۔ واہ ٹک۔ تھنوں کی سوزش۔ گلٹیاں۔ ناڑ۔ دودھ کی کمی وغیرہ کے کامیاب نسخوں کے لئے "کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ" حاصل کریں!

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس۔ ربوہ۔ فون ۶۰۷/۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے لجنات

دوسری سہ ماہی کے جائزہ سے معلوم ہوا ہے کہ چندہ اجتماع میں بجٹ کے مطابق بہت کم وصولی ہوئی ہے براہ کرم تمام ایسی لجنات جنہوں نے ابھی تک یہ چندہ ادا نہیں کیا وہ لجنہ شوریٰ ۱۹۸۲ء کے فیصلہ کے مطابق ۲/- روپے فی ممبر کے حساب سے جلد از جلد چندہ مرکز بھجوائیں تا بجٹ پورا ہو سکے۔ شکریہ۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نماز باجماعت

زعمائے "انصار اللہ" نماز باجماعت کی طرف انصار بھائیوں کو خصوصی توجہ دلائیں اور اپنی مساعی سے مرکز کو اطلاع دیں۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

"کامیابی کی راہیں" کے پہلے دو حصے "ستارہ اطفال" اور "ہلال اطفال" چھپ گئے ہیں۔ جن مجالس کو ضرورت ہو وہ دفتر اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منگوا لیں۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال احمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وقفِ جدید کے ننھے مجاہدین

پندرہ سال سے کم عمر جو طفل یا ناصرہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی دعائیں حاصل کرنے کے لئے وقف جدید دفتر اطفال میں ایک صد روپیہ یا زیادہ کا وعدہ لکھواتا ہے اُسے ننھے مجاہد/مجاہدہ کا نام دیا جاتا ہے اور اُس کا نام معہ ولدیت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں بغرض دعا پیش کیا جاتا ہے ماضی قریب میں موصول ہونے والے چند ننھے مجاہدین کے نام بغرضِ دعا شائع کروائے جا رہے ہیں۔

ربوہ:۔ عزیزم ریحان شاہد ابن مکرم ریاض احمد صاحب (دارالعلوم جنوبی)

سرگودھا شہر:۔ عبدالوحید صاحب ابن خادم حسین صاحب وڑائچ۔ بلال احمد صاحب ابن چوہدری عطاء اللہ صاحب، مبین احمد صاحب ابن شیخ رفیق احمد صاحب، طاہر عمیر احمد خان صاحب ابن نصر اللہ خان صاحب بھلی۔ برکات احمد صاحب ابن ڈاکٹر عبدالغفور صاحب۔ زبیر احمد صاحب ظفر ابن ظفر اللہ خانصاحب بھلی۔ عزیزم عامر گلزار صاحب ابن گلزار احمد صاحب، فراز احمد صاحب ابن شیخ محمد نعیم الدین صاحب طلحہ جنود صاحب ابن ڈاکٹر جنود احمد صاحب ضیاء شہریار صاحب احمدی ابن داؤد احمد صاحب مسعود۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

● میری چھوٹی اہلیہ شاہدہ نصیر صاحبہ سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں موصوفہ کی جلد اور مکمل صحت کے لئے قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے۔

(نصیر احمد شاد مربی سلسلہ ضلع میرپور (آزاد کشمیر)

● میرے والد محترم شیخ عبدالرحمٰن صاحب کافی عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا کرے۔ آمین

(مبارک احمد منور ڈسپنسر گولبازار۔ ربوہ)

● میرے ہم زلف مکرم چوہدری جمیل احمد صاحب جاوید کھٹکانہ روڈ ملتان چھاؤنی کافی عرصہ سے ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف میں مبتلا ہیں بسلسلہ کاروبار بیرونِ پاکستان جا رہے تھے کہ اچانک تکلیف میں شدت پیدا ہو گئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالمجید دارالیمن شرقی۔ ربوہ)

● مکرم بشارت احمد صاحب منتظم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم شرقی ربوہ کی دائیں ٹانگ چوٹ لگنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے ڈاکٹر نے اپریشن کے ذریعہ ہڈی کو درست کر دیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت سے نوازے۔ آمین۔

(محمد اکرم چوہدری زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم شرقی ربوہ)

● میری بہن کبریٰ بنت محمد شریف صاحب بھٹی کا عنقریب دل کا اپریشن ہو رہا ہے احباب دعا کریں کہ یہ اپریشن کامیاب ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا کرے۔ آمین۔

(صغریٰ منیر کالی موری۔ گوٹھ لالو شاری سندھ)

● میرے بی ایس سی جیالوجی کے سالانہ امتحان ۱۸ مئی سے شروع ہو رہے ہیں احباب کرام میری اور میرے دوسرے عزیز بھائیوں کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔

(نسیم احمد خالد انسٹی ٹیوٹ آف جیالوجی پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس لاہور)

● میرے سی کام کے سالانہ امتحانات ۲۳ مئی سے شروع ہو رہے ہیں۔ احباب میرے اور میرے دوسرے عزیز بھائیوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(ضیاء الحسن شاکر۔ لاہور)

● میرا پوتا عزیزم عامر منظور اس سال ایف ایس سی (میڈیکل) کا امتحان دے رہا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے

(کرم الٰہی بیرون کھیالی دروازہ گوجرانوالہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے دوست مکرم شعیب انور صاحب ملوچھت ضلع سیالکوٹ کے والد محترم مکرم محمد انور صاحب بسرا دل کا دورہ پڑنے سے ۱۸ اپریل ۸۳ء کو انتقال کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحوم بہت نیک ملنسار دعاگو اور مخلص احمدی تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

(تمثیل احمد فاروقی بھٹے کلاں ضلع سیالکوٹ)

اعلانِ دارالقضاء

● مکرم احمد خاں ولد محمد قوم جوئیہ سکنہ ٹھٹھہ جوئیہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد وفات پا چکے ہیں قطعہ ۱۵/۱۹ دارالنصر شرقی ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مندرجہ ذیل ورثاء ہیں ۱۔ مسماۃ بخت بھری صاحبہ اہلیہ۔ ۲۔ محمد عبداللہ بیٹا ۳۔ غلام فاطمہ دختر۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ کیونکہ کسی وارث کو میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجائے۔

● مکرم اقبال الدین صاحب ابن صوبیدار سراج دین صاحب ۱۱/۲ دارالعلوم غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ صادقہ ثریا صاحبہ وفات پا گئی ہیں قطعہ ۲۸/۲۲ رقبہ ۱۰ مرلے واقعہ دارالیمن شرقی کا نصف ان کے نام ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء ہیں۔

۱۔ صوبیدار سراج الدین صاحب خاوند موصیہ ۲۔ جمال دین بیٹا۔ ۳۔ نور الدین بیٹا۔ ۴۔ حمیدہ شاہدہ صاحب بیٹی۔ ۵۔ ناصرہ بیگم صاحبہ بیٹی ۶۔ مبارکہ بیگم صاحبہ بیٹی۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ میں سے نصف حصہ زمین تمام ورثاء کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

● مکرمہ زینت النساء بیگم صاحبہ زوجہ نور الدین مرحوم نے درخواست دی ہے کہ ان کی رقم ۲۰/۱۴ روپے بذمہ انجمن وقف جدید ربوہ ہے اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر اعتراض ہو تو دفتر قضاء کو بیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

● مکرم مبشر احمد صاحب راجیکی دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی وفات پا گئے ہیں قطعہ نمبر ۶-۷/۱۳ واقع دارالرحمت غربی مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ میرے بڑے بھائی مولوی اقبال احمد صاحب راجیکی ورثاء میں شامل ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ ہم دونوں بھائیوں کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

نیو کیمپس سے تھوڑے فاصلے پر جو ڈیشل کالونی اور جوہر ٹاؤن سے ملحق

سرکاری اور نجی منصوبوں کے درمیان دو سو فٹ کشادہ سڑک پر واقع
لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے بذریعہ چٹھی نمبر ۱۰۹۵/۲۳ T.P.G باضابطہ منظور شدہ
ایک ایک اور دو دو کنال کے رہائشی پلاٹوں پر مشتمل

الحمرا ٹاؤن میں

۵۰ مہینوں کی نہایت آسان قسطوں پر پلاٹ خریدیں

● خصوصیت: پلاٹ کی قیمت ۵۰ مہینوں کے طویل عرصہ میں ادا کرنے کی بے مثال سہولت
● غیر اضافی قیمت: قسطوں کی سہولت کی وجہ سے آپ کو کوئی زائد رقم ادا نہیں کرنی پڑے گی
● قیمت: عام رہائشی پلاٹوں کی قیمت صرف ۱۸۵/- روپے فی مرلہ ہے مخصوص پلاٹوں کی قیمت ۲۵/- فی مرلہ زائد ہوگی
● بیعانہ اور الاٹمنٹ: ایک کنال کے ایک پلاٹ کے لئے صرف ۷۰۰/- روپے بطور زر بیعانہ ادا کر کے الاٹمنٹ حاصل کریں۔ مخصوص پلاٹ کی زائد قیمت کا نصف ہمراہ بیعانہ ادا کرنا ہوگا۔
● قسطیں: ایک کنال کے ایک پلاٹ کی ماہوار قسط صرف ۵۰/- روپے ہے۔ قسط ہر ماہ کی بیس تاریخ تک ادا کرنی ہوگی۔
● ترقیاتی اخراجات: ترقیاتی اخراجات کا موجودہ تخمینہ ۱۲۵/- روپے فی مرلہ ہے جو تین سال کی ماہوار یا سہ ماہی قسطوں میں واجب الادا ہوں گے۔
● یہ بے مثال سہولتیں آپ کو کسی اور منصوبے میں دستیاب نہیں ہونگی۔

لہٰذا

اس خصوصی پیشکش سے فائدہ اٹھانے کے لئے بلا تاخیر تشریف لائیں ایسا سنہری موقع دوبارہ ہرگز نہیں آئے گا۔

ڈیلرز: سپر سٹار پراپرٹی ڈیلرز — فون نمبر ۴۱۵۲۲۳ — فیروزپور روڈ لاہور — نزد گلیکسی سینما

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اسلامی اصول کی فلاسفی کی روحانی تاثیر"

سیرالیون کے نائب صدر اوّل کی اہلیہ عیسائی ہونے سے بچ گئیں

مکرم لطیف احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے سیرالیون سے ایک خوشکن خبر بھجوائی ہے وہ لکھتے ہیں کہ ۱۸ مارچ کو مبارک احمد صاحب طاہر ابن مولانا محمد منور صاحب کے ساتھ وہ ضلع کے صدر مقام PORT LOKO کے دورہ پر گئے۔ جمعہ کی نماز انہوں نے وہاں ٹیچرز کالج میں ادا کی۔ کالج کے سٹاف ممبر مسٹر عبدل کروما ایک مخلص احمدی دوست ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کالج کی پرنسپل سیرالیون کے نائب صدر مسٹر الیس آئی کروما کی اہلیہ پر عیسائی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے سبب عیسائیت کے گہرے نقوش ہیں۔ اپنے خاوند کی خواہش پر وہ مسلمان کہلانے لگ گئی ہیں لیکن اسلام میں انہیں کوئی جاذبیت نظر نہیں آئی۔ اب انہوں نے عیسائی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اس کشمکش میں انہوں نے اپنے حلقہ کے پادری اور ہمارے احمدی دوست عبدل کروما کو بلا کر اسلام اور عیسائیت کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ دونوں نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کی نمائندگی کی۔ لیکن وہ کوئی فیصلہ نہ کر پائیں۔

اگلے روز مسٹر کروما نے اس معزز خاتون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انگریزی ترجمہ دیا۔ اور اس کے مطالعہ کرنے کیلئے کہا۔ اگلے روز وہ پرنسپل صاحبہ کو ملنے گئے تو اس نے انہیں دیکھتے ہی کہا کہ میں رات دیر تک یہ کتاب پڑھتی رہی ہوں اور آخر کار میں نے مسلمان رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

یہ وہ کتاب ہے جس کے مضمون کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی تھی کہ یہ مضمون جلسہ مذاہب عالم میں تمام مذاہب کے نمائندگان کے مضامین پر بالا رہے گا۔ اور حضور نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو اس طرح جذب کیا تھا کہ آپ نے فرمایا۔

"میں نے اس مضمون کی سطر سطر پر دعا کی ہے۔"

یہ کتاب اب تک مختلف زبانوں میں لاکھوں کی تعداد تک شائع ہو چکی ہے۔ اور اسلام کا سکہ لوگوں سے منوا رہی ہے۔

فتبارک من علم وتعلم

(مرسلہ وکالت تبشیر۔ ربوہ)

بقیہ: جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریکات۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے عناوین پر تقاریر کی۔

اس سال خواتین کا بھی اجلاس ۳ اپریل کو ہال کی دوسری منزل کے ایک کمرہ میں الگ منعقد ہوا۔ جس میں امۃ العلیم نصرت صاحبہ۔ ربیعہ صاحبہ صبیحہ ملک صاحبہ مسز حمید سلیم صاحبہ مریم ناز صاحبہ مسز منور عبداللہ صاحب صدر لجنہ اماء اللہ نے خواتین سے خطاب کیا۔

جلسہ کے جملہ انتظامات۔ بفضلہ تعالیٰ احباب اور بہنوں نے بڑے شوق اور خلوص سے سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے مبارک اور جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنائے۔

بقیہ: اخبار احمدیہ

شفقت تقریب رخصتانہ میں شمولیت فرمائی۔ ۸ مئی کو دعوت ولیمہ بعد دوپہر دارالیمن میں بر مکان میر عبدالرحیم صاحب منعقد ہوئی جہاں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دعا کرائی۔ رخصتانہ و ولیمہ کی تقاریب میں ناظران صدر انجمن احمدیہ وکلاء تحریک جدید نے شرکت فرمائی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت بنائے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کے سائے میں اس تعلق کو مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

بقیہ: ہیضہ اور دستوں سے بچاؤ

کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ جن کو مکمل طور پر مارنے والی مؤثر ادویات تا حال موجودہ ایلوپیتھک سائنس میں دریافت نہیں ہو سکی ہیں جو دستوں میں استعمال کرنے کے لئے موزوں ہوں اس لئے وہ اینٹی بائیوٹک جو عام طور پر ایسے مریضوں کے علاج کے لئے دی جاتی ہیں۔ بالکل غیر ضروری ہیں بلکہ مضر اثرات پیدا کرتی ہیں۔

روک تھام:۔ ان بیماریوں کی وجوہات سمجھ میں آ جانے کے بعد ان کی روک تھام کے ذرائع اختیار کرنا نہایت آسان ہے اور حفظان صحت کے اصولوں کو تمام ملک میں نافذ کر کے تمام ملک سے ان بیماریوں کا انسداد کیا جا چکا ہے ان بیماریوں کی اصل وجہ گندگی اور غلاظت ہے جس سے کھانے پینے کی اشیاء متاثر ہو چکی ہوں۔ مکھیاں۔ کیڑے مکوڑے، گرد و غبار اور موسم کی گرمی غذا پر اس طور پر اثر انداز ہو کر اسے صحت کے لئے مضر بنا دیتی ہے۔ چنانچہ کچی سبزیاں گلے سڑے پھل، مٹھائی، برف اور آئس کریم گرمی کے موسم میں ہی جبکہ وہ زیادہ استعمال ہوتی ہیں۔ زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک میں عوام کو پینے کے لئے مناسب پانی مہیا نہیں کیا جاتا۔ اور وہ پانی جو عمومی طور پر پیا جاتا ہے ہر قسم کی آلائشوں سے پُر ہوتا ہے۔ اس میں جراثیم بھی ہوتے ہیں جو مختلف بیماریاں پیدا کرتے ہیں اور نمکیات بھی ہوتے ہیں جن میں سے بعض نقصان پہنچاتے ہیں۔ اگر پینے کے پانی اور کھانے کی غذا میں پوری احتیاط برتی جائے۔ تو صحت مند زندگی گزارنا کوئی مشکل نہیں ہے۔

گرمیوں کے موسم میں خاص طور پر غذا میں احتیاط برتنا ضروری ہے کہ غذا تازہ ہو۔ کچی اور گلی سڑی نہ ہو۔ ہلکی اور زود ہضم ہو۔ چھلکوں کے ساتھ کھائے جانے والے پھل (مثلاً امرود) نہ کھائے جائیں برف، آئس کریم اور تربوز کم از کم استعمال کی جائیں۔ پانی اُبال کر کسی کورے برتن میں ڈالکر ٹھنڈا کیا جائے اور وہ پینے کے لئے استعمال کیا جائے اگر زیادہ ٹھنڈے پانی کی خواہش ہو تو ایسے اُبلے ہوئے پانی کو مزید ٹھنڈا کرنے کے لئے فرج میں رکھ کر یا برف کے اوپر رکھ کر ٹھنڈا کیا جا سکتا ہے۔ بازار کی برف کو ابلے ہوئے پانی میں نہ ڈالا جائے ورنہ پانی ابالنے کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ جن لوگوں کے پاس فرج وغیرہ ہوں وہ اسی ابلے ہوئے پانی کی برف بنا کر استعمال کر سکتے ہیں۔ غذا اور پانی کی ان احتیاطی تدابیر کے علاوہ گرمی کا موسم شروع ہوتے ہی کالرہ اور TAB کے حفاظتی ٹیکے لگوا لئے جائیں تو چھ ماہ کے لئے وہ ہیضہ اور ٹائیفائڈ سے محفوظ رکھنے میں ممد ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ یہ ٹیکے ۷۰ فیصد دستوں اور الٹیوں کے ان امراض کی روک تھام میں فائدہ نہیں کرتے جو وائرس کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جن سے بچنے کے لئے اوّل الذکر احتیاطی تدابیر پر بہر حال عمل کرنا ضروری ہے۔

صحت مند زندگی مومن کی جسمانی ترقی کے علاوہ اعلیٰ روحانی مدارج کے حصول کے لئے ضروری ہے اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رکھے اور صحت مند زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

دُعائے مغفرت

مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ابن بابو شمس الدین مرحوم سابق ریڈر ہائی کورٹ لاہور ۹/۵/۸۳ کو لاہور میں ہارٹ فیل ہونے سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم موصی تھے ان کا جنازہ ۱۰/۵/۸۳ کو ربوہ لایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے بعد نماز فجر ان کی نماز جنازہ مسجد مبارک میں پڑھائی۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے قبر کی تیاری کے بعد دعا کرائی۔ مرحوم بہت ہی مخلص احمدی تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اپنے حلقہ سمن آباد میں غیر از جماعت دوستوں میں بہت ہر دلعزیز تھے۔ غرباء کا علاج مفت کرتے تھے خدا تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں بہت شفا رکھی تھی۔ اپنی بیماری میں باقاعدہ حضور کو دعا کے لیے لکھتے رہے۔ یہاں تک کہ وفات سے قبل بھی حضور کی خدمت اقدس میں دعائیہ خط لکھ رہے تھے جو مکمل نہ کر سکے۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ ۴ بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند فرمائے ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

(ملک نسیم احمد رابعہ کنڈر گارٹن ربوہ)

نمایاں کامیابی

● خاکسار کی بیٹی عزیزہ عالیہ ملک صاحبہ سلمہا سرگودھا ڈویژنل بورڈ کے آٹھویں کے امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۷ نمبر لے کر پورے ربوہ کے مسکولوں میں اوّل آئی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔۔۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ بچی کی یہ کامیابی ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور نمایاں علمی اور روحانی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین۔

(یوسف سلیم ملک انچارج صیغہ زود نویسی۔ ربوہ)